© rasailojaraid.com

رسائل و مسائل

"قانونِ حجاب کے لحاظ سے برقع کا جواز و عدمِ جواز"

سوال:

احقر ایک مدت سے ذہنی اور قلبی طور پر آپ کی تحریک اقامتِ دین سے وابستہ ہے۔ پردہ کے مسئلہ پر آپ کے افکارِ عالیہ پڑھ کر بہت خوشی ہوئی۔ لیکن آخر میں آپ نے مروجہ برقع کو بھی Defend کیا ہے۔ اس کے متعلق دو ایک باتیں دل میں کھٹکتی ہیں۔ براہ مہربانی ان پر روشنی ڈال کر مشکور فرمائیں۔ پردے کی غایت صنفی میلان کی انتشار پسندی کو روکنا ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ میلان ہر دو اصناف میں پایا جاتا ہے (گو دونوں میں فرق کی نوعیت سے انکار نہیں) اسی وجہ سے پردے کی اصل روح ––– غضِ بصر ––– کا حکم مرد اور عورت دونوں کے لئے ہے۔ لیکن یہ حقیقت ہے کہ برقع کی "دیوار" کے پیچھے عورتوں کی بہت بڑی اکثریت "نگاہ کے زنا" کی مرتکب ہوتی رہتی ہے۔ اس کی وجہ یہ Satisfaction ہوتی ہے کہ ہم تو مردوں کو دیکھ رہی ہیں لیکن مرد ہمیں نہیں دیکھ رہے۔ اور نہ ہماری اس "نظارہ بازی" کا علم ہی کسی کو ہے۔ سو اس طرح کی خواتین میں جوہرِ حیا ––– صنفِ نازک کا اصل جوہر ––– بہت کم ہو جاتا ہے۔

علاوہ ازیں برقع اوڑھ کر ایک اوسط معاشی وسائل کے کنبہ کی عورتیں اپنے کام کاج بھی کماحقہٗ انجام نہیں دے سکتیں۔ سفر ہی کو لیجئے، گاڑیوں اور بسوں وغیرہ میں چڑھنا اور اترنا برقع پوش عورت کے لئے خطرہ سے خالی نہیں ہوتا۔

پردہ ––– "مکمل پردہ" ––– کی اہمیت و معقولیت سے قطعاً انکار نہیں کیا جا سکتا لیکن کیا یہ بہتر نہ ہوگا کہ مروجہ برقع کے بجائے اور کوئی موزوں تر طریقہ استعمال ہو۔ مثال کے طور پر آج

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سے چند سال پیشتر تک دیہات کی شریف عورتیں خود کو ایک چادر میں مستور کرتی تھیں۔ چادر میں وہ یہ جرأت نہ کر سکتی تھیں کہ کسی مرد کو مسلسل دیکھیں اور ان کی آنکھوں میں شرم و حیا کا بہت اعلیٰ مظاہرہ ہوتا تھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ موجودہ برقع کی نسبت اس چادر میں بہت اچھی طرح "پردہ" ہوتا تھا۔

آپ کی مصروفیات کے علم کے باوجود آپ کو تکلیف دے رہا ہوں۔

جواب :

آپ نے اپنے سوال میں کئی چیزوں کو خلط ملط کر دیا ہے۔ بہتر ہو کہ ایک ایک چیز کو آپ الگ الگ لیں اور پھر اس پر غور کر کے رائے قائم کریں۔ پہلی بات غور طلب یہ ہے کہ کیا غضِ بصر کی تلقین اور اخلاقی تربیت کے بغیر یہ ممکن ہے کہ کوئی عورت کسی غیر مرد کو گھورنے سے روکی جا سکے؟ آپ برقع کی نقاب پر اعتراض کرتے ہیں کہ وہ صرف مرد کو عورت پر نگاہ ڈالنے سے روکتی ہے، عورت کو اس ناجائز نظر بازی سے نہیں روکتی۔ مگر یہ عیب تو صرف نقاب میں نہیں ہے، چادر میں بھی ہے۔ شریعت اس کی اجازت دیتی ہے کہ عورت چادر سے منہ ڈھانک کر جب باہر نکلے تو اسے راستہ دیکھنے کے لئے کم از کم اتنی جگہ کھلی رکھنی چاہئے کہ اس کی آنکھ سامنے دیکھ سکے۔ پھر یہ عیب چلمن میں بھی ہے جو آپ دروازوں اور کھڑکیوں پر ڈالتے ہیں۔ بلکہ یہ عیب ہر اس چیز میں ہے جس سے کوئی عورت باہر جھانک سکتی ہو۔ آپ خود بتائیں کہ ان منافذ کو آپ کیسے روک سکتے ہیں؟ اور کیا فی الواقع شریعت کا بھی یہ مطالبہ ہے کہ ان سب منافذ کو روکا جائے؟

اسی کتاب پردہ میں میں نے وہ روایت نقل کی ہے جس میں لکھا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خود حضرت عائشہ کو حبشیوں کے کھیل کا تماشہ دکھایا تھا۔ وہاں میں نے یہ بھی ثابت کیا ہے کہ مردوں کا عورتوں کو دیکھنا اور عورتوں کا مردوں کو دیکھنا نہ شرعاً بالکل یکساں ہے اور نہ نفسیات کے اعتبار سے ان کی حیثیت برابر ہے۔

دوسری غور طلب بات یہ ہے کہ اگر برقع بجائے خود بھڑکیلا اور جاذبِ نظر نہ ہو، سادہ اور بے زینت ہو تو شرعاً اس پر کس اعتراض کی گنجائش ہے؟ کیا وہ شریعت کے کسی مطالبہ کو پورا نہیں کرتا؟ اگر کرتا ہے

© rasailojaraid.com